از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9فروری 1960

دی سٹیٹ آف اتر پردیش

بنام

حافظ محمد اسماعیل اور حافظ جاوید علی

(جعفر امام، کے این وانچو اور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ - جعلی تجارتی نشان-صابن کے ریپر اور لیبل دوسرے صابن سے ملتے جلتے بنائے جاتے ہیں-اگر جعلی - مجموعہ تعزیرات ہند ، 1860 (XLV ، سال 1860)۔دفعات 28اور 486۔

جواب دہندگان کو جعلی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن فروخت کرتے ہوئے پایا گیا اور ان پر تعزیرات ہند کی دفعہ 486 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ مجسٹریٹ نے پایا کہ ریپرز اور لیبلز جن میں صابن فروخت کیے جا رہے تھے اور حقیقی صابن کے درمیان مماثلت ایسی تھی کہ کسی شخص کو اس سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے اور جواب دہندگان کو مجرم قرار دیا۔ سیشن جج کی اپیل مسترد کر دی گئی۔ نظر ثانی پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ریپر اور لیبل محض حقیقی تجارتی نشان کی رنگین نقل ہیں، لیکن جعلی نہیں ہیں اور جواب دہندگان کو بری کر دیا۔

قرار پایا گیا کہ ریپرز اور لیبلز سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے حقیقی ریپرز اور لیبلز کے جعلی تھے۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ریپرز اور لیبلز تعزیرات ہند کی دفعہ 28 کے معنی کے اندر جعلی تھے جیسے اس کی وضاحت 2 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، عدالت کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ (1) کیا جواب دہندگان کے ذریعے فروخت کیے گئے صابن پر موجود ریپرز اور لیبلز کو حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے ریپرز اور لیبلز سے ملتا جلتا بنایا گیا تھا، اور (2) اگر وہ اس طرح سے ملتے جلتے بنائے گئے تھے، تو کیا مماثلت ایسی تھی جو کسی شخص کو دھوکہ دے سکتی ہے۔ دفعہ 28 میں رنگین نقل جیسے الفاظ درآمد کرنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضروری نہیں تھا۔ دفعہ 28 کی وضاحت 1 میں کہا گیا ہے کہ جعل سازی کرنا ضروری نہیں تھا کہ نقل درست ہونی چاہیے اور عدالت عالیہ نے اس بات پر غور نہ کرنے میں غلطی کی تھی کہ آیا مماثلت ایسی تھی جو کسی شخص کو دھوکہ دے سکتی ہے، حالانکہ ریپر اور لیبل کے دو سیٹوں کے درمیان تفصیل میں فرق ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کادائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 57 کا 129-130۔

فوجداری اپیل نمبر 511 اور 512، سال 1954 میں دوسرے سول اور سیشن جج، لکھنؤ کے 31 مارچ 1959 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے فوجداری ترمیم نمبر 118 اور 119، سال 1955 میں لکھنؤ میں الہ آباد عدالت عالیہ (لکھنؤ بنچ) کے 13 جولائی 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ این سنیل، ایڈیشنل بھارت کے سالیسیٹر جنرل، جی سی ماتھر، اور سی پی لال۔

جواب دہندگان کے لیے نور الدین احمد اور نونیت لال۔

1960 فروری، 9.

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس۔ یہ الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی دو منسلک اپیلیں ہیں۔ ان کو نمٹانے کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔ ایک بھگوان سوروپ سکسینہ، نشانات تجارت انویسٹی گیٹر، لیور برادرز لمیٹڈ بھارت (جسے اس کے بعد کمپنی کہا جاتا ہے) کمپنی کی جانب سے لکھنؤ میں کام کر رہا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ جعلی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن یہیا گنج اور لکھنؤ کے دیگر مقامات پر بڑے پیمانے پر تیار اور فروخت کیے جا رہے ہیں۔ اس کی تحقیقات اس کمپنی کی جانب سے کی گئی جس نے حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن تیار کیے تھے۔ یہ پایا گیا کہ لکھنؤ میں دو صابن فیکٹریاں جعلی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن تیار کر رہی تھیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ حافظ محمد اسماعیل اور حافظ جاوید علی جو ہمارے سامنے دو اپیلوں میں مدعا دار ہیں، یہ جعلی صابن یحیی گنج میں فروخت کر رہے تھے جہاں ان کی دکانیں ہیں۔ نتیجتاً 19 مئی 1953 کو پولیس کی مدد سے دونوں دکانوں پر چھاپہ مارا گیا۔ دونوں دکانوں سے بڑی تعداد میں صابن برآمد ہوئے جو لیبل میں لپٹے ہوئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کے جعلی صابن ہیں جن میں کمپنی کے حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن فروخت کیے جاتے ہیں۔ نتیجتاً، دونوں مدعا علیہان پر تعزیرات ہند کی دفعات 482 اور 486 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔

مجسٹریٹ نے کیس کو ثابت پایا اور کہا کہ جن لیبلز میں جواب دہندگان صابن فروخت کر رہے تھے وہ حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے جعلی لیبل تھے۔ اس لیے اس نے جواب دہندگان کو ضابطہ اخلاق دفعات 482 اور 486 کے تحت مجرم قرار دیا۔ مدعا علیہان سیشن جج کے پاس اپیل میں گئے لیکن ان کی اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔ اس کے بعد وہ نظرثانی کے لیے عدالت عالیہ گئے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مقدمات تعزیرات ہند کی دفعہ 482 کے تحت نہیں آتے اور اس لیے انہیں اس دفعہ کے تحت الزام سے بری کر دیا گیا۔ اس نے مزید کہا کہ جواب دہندگان کی طرف سے فروخت کیے گئے صابنوں پر استعمال ہونے والے لیبلز یا ریپرز کو سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے حقیقی ریپرز اور لیبلز کی جعل سازی نہیں سمجھا جا سکتا حالانکہ وہ اسی کی رنگین نقل تھے۔ اس لیے اس نے جواب دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے دیگر نکات میں جانے کے بغیر انہیں دفعہ 486 کے تحت بھی بری کر دیا۔ اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ کے لیے ریاست اتر پردیش کی درخواستیں مسترد ہونے کے بعد، ریاست نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے درخواست کی جو منظور کر لی گئی؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے جہاں تک ضابطہ اخلاق کی دفعہ 482 کے تحت بری ہونے کا تعلق ہے، اپیلوں پر زور نہیں دیا ہے۔ اس لیے اس دفعہ کے تحت بری ہونے کا فیصلہ برقرار رہے گا۔ تاہم، انہوں نے سختی سے زور دیا ہے کہ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ ریپر اور لیبل جعلی نہیں ہیں بلکہ کمپنی کے حقیقی نشانات تجارت کی محض رنگین نقل ہیں، غلط ہے کیونکہ عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں دفعہ 486 کے الفاظ اور تعزیرات ہند کی دفعہ 28 میں '6 جعلی' کی تعریف کو مکمل اثر نہیں دیا ہے۔

دفعہ 28 ان شرائط میں ہے-

"ایک شخص کو 'جعلی' کہا جاتا ہے جو ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلاتا ہے، اس مشابہت کے ذریعے دھوکہ دہی پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا یہ جانتے ہوئے کہ اس طرح دھوکہ دہی پر عمل کیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وضاحت 1.- جعل سازی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ نقل درست ہونی چاہئے۔

وضاحت 2. جب کوئی شخص کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلاتا ہے، اور مماثلت ایسی ہوتی ہے کہ اس سے کسی شخص کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے، تو یہ فرض کیا جائے گا، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، کہ وہ شخص جس نے ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلائی ہے جس کا مقصد اس مماثلت کے ذریعے دھوکہ دہی پر عمل کرنا ہے یا اسے معلوم تھا کہ اس سے دھوکہ دہی پر عمل کیا جائے گا۔"

دفعہ 486 کا متعلقہ حصہ ان شرائط میں ہے—

"جو کوئی بھی فروخت کرتا ہے، یا ظاہر کرتا ہے، یا فروخت کے لیے اپنے قبضے میں رکھتا ہے یا تجارت کا کوئی مقصد رکھتا ہے یا کوئی ایسی اشیاء اور سامان تیار کرتا ہے جس پر جعلی تجارتی نشان یا جائیداد کا نشان لگا ہوا ہو یا اس پر لگا ہوا ہو یا کسی بھی صورت میں، پیکیج یا دوسرے ذخیرے پر جس میں ایسا سامان موجود ہو، جب تک کہ وہ ثابت نہ کرے-

(a)..

(b)..

(c)..

کسی بھی مدت کے لیے قید کی سزا دی جائے جو ایک سال تک بڑھ سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کے ساتھ۔"

اپیل گزاروں کی جانب سے دلیل ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ اس معاملے میں لیبل اور ریپر صرف کمپنی کے حقیقی ٹریڈ مارک لیبلز اور ریپرز کی رنگین نقل تھے اور جعلی نہیں تھے، دفعہ 28 کے الفاظ اور خاص طور پر اس کی دو وضاحتوں کو مد نظر نہیں رکھا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ الفاظ "رنگین نقل" دفعہ 28 میں ظاہر نہیں ہوتے ہیں جو لفظ "جعلی" کی وضاحت کرتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس معاملے میں ریپرز اور لیبلز کو رنگین نقل قرار دے کر خود کو غلط سمت میں لے لیا ہے نہ کہ دفعہ 28 کے معنی میں جعلی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

جعل سازی کے بنیادی اجزاء جیسا کہ دفعہ 28 میں بیان کیا گیا ہے (1) ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلانا، اور (2) اس مشابہت کے ذریعے دھوکہ دہی پر عمل کرنے کا ارادہ کرنا یا (3) یہ جاننا کہ اس طرح دھوکہ دہی پر عمل کیا جائے گا۔ اس طرح اگر ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلائی جائے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس طرح کی مماثلت سے دھوکہ دہی کی جائے گی یا یہاں تک کہ اگر کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن اس بات کا امکان معلوم ہے کہ مماثلت ایسی ہے کہ اس طرح دھوکہ دہی کی جائے گی تو جعل سازی ہے۔ اس کے بعد دفعہ 28 کی وضاحت 1 آتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جعل سازی کرنا ضروری نہیں ہے کہ نقل درست ہو۔ عام طور پر جعل سازی کا مطلب ایک عین مطابق نقل کا خیال ہے۔ لیکن تعزیرات ہند کے مقصد کے لیے جعل سازی ہو سکتی ہے حالانکہ نقل درست نہیں ہے اور اصل اور نقل کے درمیان تفصیل میں اس وقت تک فرق ہے جب تک کہ مماثلت اتنی قریب ہو کہ اس طرح دھوکہ دہی پر عمل کیا جا سکے۔ اس کے بعد دوسری وضاحت آتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جہاں مماثلت ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس طرح دھوکہ دیا جا سکتا ہے تو اس کا اندازہ اس وقت تک لگایا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس یہ ثابت نہ ہو جائے کہ جو شخص کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دلاتا ہے اس کا ارادہ اس مماثلت کے ذریعے دھوکہ دہی پر عمل کرنے کا تھا یا اسے معلوم تھا کہ اس طرح دھوکہ دہی پر عمل کیا جائے گا۔ یہ وضاحت ایک قابل تردید مفروضہ پیش کرتی ہے جہاں مماثلت ایسی ہے کہ اس سے کسی شخص کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ارادہ یا علم کا اندازہ لگایا جاتا ہے جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

دفعہ 28 کے اس تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں رنگین نقل جیسے الفاظ درآمد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسے لاگو کرنے کے لیے، عدالت کو یہ دیکھنا ہے کہ آیا ایک چیز کو دوسری چیز سے ملتا جلتا بنایا گیا ہے، اور اگر ایسا ہے اور اگر مماثلت ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے تو اس چیز کو جعلی بنانے کے لیے ضروری ارادے یا علم کا مفروضہ ہوگا، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔ لہذا عدالت کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت کے لیے بنایا گیا ہے تو اسے مزید فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا مشابہت ایسی ہے کہ کسی شخص کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ مماثلت ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے، تو یہ ضروری ارادے یا علم کا اندازہ لگا سکتا ہے (جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے) اور پھر جعل سازی مکمل ہو جائے گی۔ لہذا اس معاملے میں جو دو چیزیں فیصلہ کرنے کے لیے ضروری تھیں وہ یہ تھیں کہ (1) جواب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دہندگان کی طرف سے فروخت کیے گئے صابن پر لگے لیبل یا ریپر حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے لیبل اور ریپر سے ملتے جلتے بنائے گئے تھے، اور (2) اگر وہ اس طرح سے ملتے جلتے بنائے گئے تھے، تو کیا مماثلت ایسی تھی جو کسی شخص کو دھوکہ دے سکتی ہے۔ اگر یہ دونوں چیزیں پائی گئیں تو اس معاملے میں لیبل اور ریپر جعلی ہوں گے اور ضروری ارادہ یا علم کا اندازہ لگایا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

اب مجسٹریٹ کے ساتھ ساتھ سیشن جج نے اس معاملے میں ریپرز اور لیبلز کا جائزہ لیا اور ان کا موازنہ کمپنی کے سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے حقیقی لیبلز اور ریپرز سے کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ ریپرز اور لیبلز کے دو سیٹوں کے درمیان مماثلت تھی اور یہ مماثلت اتنی قریب تھی کہ کسی شخص کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ اس نتیجے پر، ان کا خیال تھا کہ یہ ریپر اور لیبل جعلی تھے کیونکہ ان کے سامنے اس کے برعکس ثابت نہیں ہوا تھا۔ عدالت عالیہ یہ نہیں کہتی کہ ریپر اور لیبل کے دو سیٹوں کے درمیان کوئی مماثلت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عدالت عالیہ کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں پائے جانے والے ریپرز اور لیبلز حقیقی ریپرز اور لیبلز کی رنگین نقل تھے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں مماثلت تھی۔ تاہم عدالت عالیہ نے ریپرز اور لیبلز کے دو سیٹوں کے درمیان تفصیل سے فرق پر زور دیا ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس نے دفعہ 28 کی وضاحت 1 کو نظر انداز کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جعل سازی کرنا ضروری نہیں ہے کہ نقل درست ہو، حالانکہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں وضاحت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ کو جو فیصلہ کرنا تھا وہ یہ تھا کہ کیا تفصیل میں ان اختلافات کے باوجود بھی جو مجسٹریٹ اور سیشن جج نے بھی دیکھے تھے، جواب دہندگان کی دکانوں سے برآمد ہونے والے ان ریپرز اور لیبلز سے کسی شخص کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ معاملے کے اس پہلو پر عدالت عالیہ نے بالکل بھی غور نہیں کیا ہے اور اس نے یہ کہہ کر خود کو مطمئن کیا ہے کہ اس معاملے میں برآمد ہونے والے ریپر اور لیبل حقیقی تجارتی نشانات کی رنگین نقل تھے۔ یہ کہ ہماری رائے میں جہاں تک دفعہ 28 کا تعلق ہے اس معاملے کو نمٹا نہیں سکتا۔ عدالت عالیہ کو یہ معلوم کرنا چاہیے تھا کہ کیا اس معاملے میں مماثلت ایسی تھی جو کسی شخص کو دھوکہ دے سکتی ہے۔ عدالت عالیہ کے سامنے مجسٹریٹ اور سیشن جج کی رائے تھی۔ ان کی رائے یہ تھی کہ مماثلت ایسی تھی کہ کسی شخص کو دھوکہ دے سکتی ہے اور تفصیل میں فرق اس مماثلت کو متاثر نہیں کرتا تھا۔ یہ اس معاملے کا وہ پہلو تھا جس پر عدالت عالیہ غور کرنے میں ناکام رہی جب اس نے یہ فیصلہ دیا کہ جواب دہندگان کی دکانوں سے صابن کے ساتھ برآمد ہونے والے لیبل اور ریپر جعلی نہیں تھے۔ ہم نے خود جواب دہندگان کی دکانوں سے برآمد شدہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صابنوں پر لگے لیبلز اور ریپر ز کو دیکھا ہے اور ان کا موازنہ حقیقی سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے لیبلز اور ریپرز سے کیا ہے اور ہم مجسٹریٹ اور سیشن جج کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ مماثلت ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ان حالات میں، دفعہ 28 کی وضاحت 2 لاگو ہو گی اور اس کے برعکس یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ ضروری ارادہ یا علم موجود تھا اور یہ ریپر اور لیبل کمپنی کے سن لائٹ اور لائف بوائے صابن کے حقیقی ریپرز اور لیبلز کے جعلی ہیں۔

لہذا اپیلوں کی اجازت دی جانی چاہیے؛ لیکن چونکہ عدالت عالیہ نے دائرہ اختیار اور حدود سے متعلق نکات پر غور نہیں کیا اور آیا جواب دہندگان کو دفعہ 486 کی شق (a) اور شق (b) یا (c) کے تحت تحفظ فراہم کیا گیا تھا، اس لیے انہیں ان نکات پر قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس کرنا ہو گا۔لہذا ہم اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور تعزیرات ہند کی دفعہ 486 کے تحت جواب دہندگان کو بری کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے صرف مقدمات کو اوپر دی گئی ہدایات کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس بھیجتے ہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔

مقدمات واپس کیے گئے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document